باب۔۶۵

امراض، مریض

[أَيَّامًا مَّعْدُودَاتٍ فَمَن كَانَ مِنكُم مَّرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ، (البقرۃ:۱۸۴)]

[لَّيْسَ عَلَى الْأَعْمَىٰ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْمَرِيضِ حَرَجٌ وَلَا عَلَىٰ أَنفُسِكُمْ أَن تَأْكُلُوا مِن بُيُوتِكُمْ، (النور:۶۱)]

Siddiqui Publications

حدیث ۵۲۶۴، ۵۲۶۵: ارشادِ نبویؐ ہے کہ کوئی مصیبت بھی مسلمان کو نہیں پہنچتی مگر اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے، یہاں تک کہ کانٹا بھی جو اس کے جسم میں چبھے۔ راویان: حضرتہ عائشہؓ، ابوسعید خدریؓ۔

حدیث ۵۲۶۶، ۵۲۶۷: آنحضرتؐ کا فرمانا ہے کہ مومن کی مثال اس کھیتی کے پودوں کی طرح ہے کہ ہوا کبھی ادھر ادھر جھکا دیتی ہے، اور کبھی اسے سیدھا کر دیتی ہے۔۔۔ اور منافق کی مثال صنوبر درخت کی طرح ہے کہ وہ ہمیشہ سیدھا قائم و دائم رہتا ہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ جب چاہتا ہے اسے ایک ہی دفعہ اکھیڑ دیتا ہے۔ راویان: کعبؓ، ابوہریرہؓ۔

حدیث ۵۲۶۸: رسول مکرمؐ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اس کو مصیبت (کی آزمائش) میں مبتلا کر دیتا ہے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۵۲۶۹: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسی آدمی کو درد میں مبتلا نہیں دیکھا۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۵۲۷۰، ۵۲۷۱: میں نبی اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت آپؐ بہت تیز بخار میں تھے۔ میں نے حضورؐ سے عرض کیا کہ کیا اس کی وجہ سے آپؐ کو دوہرا اجر ملے گا؟ آنحضرتؐ نے فرمایا، ہاں۔ اور فرمایا، "کسی مسلمان کو تکلیف نہیں پہنچتی مگر یہ کہ اللہ اس کے گناہوں کو یوں جھاڑ دیتا ہے جیسے درخت سے پتے جھڑتے ہیں"۔ راوی: عبداللہؓ۔

حدیث ۵۲۷۲: آنحضرتؐ نے فرمایا، بھوکوں کو کھانا کھلاؤ، مریض کی عیادت کرو اور قیدیوں کو چھڑاؤ۔ راوی: ابوموسیٰ اشعریؓ۔

حدیث ۵۲۷۳: (رسول اکرمؐ نے سات باتوں کا حکم دیا ہے اور سات باتوں سے منع فرمایا ہے): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۴۸۲۵ اور حدیث ۵۲۵۹۔ راوی: براء بن عازبؓ۔

حدیث ۵۲۷۴: میرے پاس آنحضورؐ اور حضرت ابو بکرؓ عیادت کے لیے تشریف لائے۔ انھوں نے مجھے بے ہوشی کی حالت میں پایا۔ نبی معظمؐ نے وضو کیا پھر وضو کا بچا ہوا پانی مجھ پر چھڑک دیا جس سے مجھے ہوش آ گیا۔ آنحضرتؐ کو میں نے اپنے پاس دیکھا تو عرض کیا، میرے پاس مال ہے، حضورؐ میں اس کا کیا کروں؟ رسول مکرمؐ نے جواب نہیں دیا یہاں تک کہ میراث کی آیات نازل ہوئیں۔ راوی: جابر بن عبد اللہؓ۔ (دیکھیں البقرۃ:۱۸۰ اور النساء:۷)۔

حدیث ۵۲۷۵: ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول مکرمؐ کی خدمت میں ایک حبشن پہنچی اور کہا مجھے مرگی آتی ہے اور اس سے میرا ستر کھل جاتا ہے۔ اس لیے آپؐ میرے حق میں دعا فرمائیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ تجھے صبر کرنا چاہیے تیرے لیے جنت ہے، لیکن اگر پھر بھی تو چاہتی ہے کہ تندرست ہو جائے تو میں تیرے لیے دعا کر دیتا ہوں۔ اس نے عرض کیا، پھر میں صبر کرلوں گی۔ اور کہا میرا جو ستر کھل جاتا ہے اس کے لیے تو آپؐ ضرور دعا فرما دیجیے۔ چناں چہ حضورؐ نے اس کے لیے دعا فرمائی۔ راوی: عطا بن ابی رباحؒ۔

حدیث ۵۲۷۶: میں نے امّ زفرؓ (اوپر بیان کردہ حبشن) کو کعبہ کے پردوں کے پاس دیکھا۔ وہ طویل قد اور سیاہ رنگ کی تھیں۔ راوی: عطا بن ابی رباحؒ۔

حدیث ۵۲۷۷: ارشادِ نبیؐ ہے کہ جب میں اپنے بندے کو اس کی محبوب چیزوں یعنی دو آنکھوں کی وجہ سے آزمائش میں مبتلا کرتا ہوں اور وہ صبر کرتا ہے تو میں اس کے عوض اسے جنت عطا کرتا ہوں۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۵۲۷۸: (مدینہ پہنچنے پر حضرت ابو بکرؓ اور بلالؓ دونوں بخار میں مبتلا ہو گئے۔ اس کیفیت میں ان حضرات نے مکہ کو بہت یاد کیا۔ آنحضرتؐ نے جب یہ سنا تو دعا فرمائی کہ اے اللہ! ہمارے دلوں میں مدینہ کی محبت عطا کر۔ جس طرح ہمیں مکہ سے محبت ہے مدینہ سے بھی عطا کر۔ اے اللہ! تو ہمارے صاع اور مد (غلہ کے پیمانے) میں برکت عطا فرما، اور یہاں کی آب و ہوا ہمارے لیے مناسب کردے): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۷۷۱۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۵۲۷۹: آنحضرتؐ کی ایک صاحبزادی نے حضورؐ کی خدمت میں پیغام بھیجا کہ میری بیٹی کی موت قریب ہے، آپؐ تشریف لائیے۔ حضورؐ نے جواباً پیغام دیا کہ اللہ کی مرضی جو چاہے لے لے اور جو چاہے دے دے، اس لیے صبر کرنا چاہیے اور ثواب کا امیدوار رہنا چاہیے۔ انھوں نے اصرار کیا تو آنحضرتؐ پہنچے۔ بچی کو جس کی سانس اکھڑ رہی تھی گود لیا۔ پھر حضورؐ کی آنکھو میں آنسو آ گئے۔ سعدؓ نے آپؐ سے پوچھا، یہ کیا ہے! آپؐ نے فرمایا یہ اللہ کی رحمت ہے۔ اور اللہ ہی اپنے بندوں پر رحم فرماتا ہے۔ راوی: اسامہ بن زیدؓ۔

حدیث ۵۲۸۰: نبی اکرمؐ ایک اعرابی کی عیادت کے لیے پہنچے، اور فرمایا، اللہ نے چاہا تو تم گناہوں سے پاک ہو جاؤ گے۔ اس بدو نے کہا، "آپؐ جو کہتے ہیں ایسا ہرگز نہیں ہے بلکہ یہ بخار تو ایک بڈھے پر حملہ آور ہوا ہے اور یہ قبر تک پہنچادے گا"۔ آنحضرتؐ نے فرمایا، چلو ایسا ہی سہی۔ راوی: ابن عباسؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۵۲۸۱: آنحضرتؐ ایک یہودی، جو آپؐ کی خدمت کرتا تھا، کے پاس عیادت کے لیے پہنچے۔ آپؐ نے اُس سے کہا کہ تو اب مسلمان ہو جا۔ تو وہ مسلمان ہو گیا۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۵۲۸۲: (حضورؐ نے فرمایا، امام اس لیے ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے۔ اگر وہ نماز بیٹھ کر پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۱۶۲۔ [تاہم حمیدیؒ کا کہنا ہے نبی مکرمؐ نے اپنی آخری نماز بیٹھ کر پڑھی جب کہ لوگوں نے پیچھے کھڑے ہو کر نماز ادا کی۔ دیکھیں حدیث حدیث ۳۶۹]۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۵۲۸۳: (سعد ابی وقاصؓ مکہ میں شدید بیمار پڑ گئے۔ آنحضرتؐ عیادت کے لیے تشریف لائے تو انھوں نے ترکہ کی تقسیم کے بارے میں سوال کیا۔ آپؐ نے فرمایا، وارثوں کو محتاج چھوڑنے سے بہتر ہے کہ انھیں دو اور وہی بہترین صدقہ ہے): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۵۵۹۔ راوی: عائشہ بنت سعدؓ۔

حدیث ۵۲۸۴، ۵۲۸۵: میں جب رسول مکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ کو تیز بخار تھا۔ میں نے چھوا تو فرمایا، مجھے اِس وقت دو آدمیوں کے برابر بخار ہے۔ میں نے عرض کیا، پھر تو آپؐ کو اجر بھی دہرا ہی ملے گا۔ فرمایا، ہاں۔ پھر حضور نے فرمایا، مسلمان جب کسی بیماری یا کسی تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے تو اللہ اس کے گناہوں کو اس طرح گرا دیتا ہے جیسے پتے درخت سے گر جاتے ہیں۔ راوی: عبداللہ بن مسعودؓ۔

حدیث ۵۲۸۶: (آنحضورؐ کی ایک بدو کی عیادت کرنا اور اس کا نامعقول جواب دینا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۵۲۸۰۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث۵۲۸۷: (اس حدیث کا حاصل یہ ہے کہ):اسامہ بن زیدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ، سعد بن عبادہؓ سے ملنے کے لیے نکلے۔ آپؐ نے مجھے بھی اپنے پیچھے سوار کرلیا۔ راستے میں کچھ لوگ ملے جن میں عبداللہ بن ابی بھی تھا۔ اس مجلس میں عبداللہ بن رواحہؓ کے علاوہ کچھ اور مسلمان، مشرک اور یہودی بیٹھے ہوئے تھے۔ رسول مکرمؐ اپنی سواری سے اترے اور انھیں دعوت اسلام دی۔ اس پر عبداللہ بن ابی، آنحضورؐ سے گستاخی سے پیش آنے لگا۔ اس کے نتیجے میں وہاں بیٹھے مسلمانوں اور کافروں کے درمیان ہاتھاپائی تک ہونے لگی۔ معاملہ کچھ رفع دفع ہوا تو حضورؐ سوار ہوئے اور سعد بن عبادہؓ کی طرف چل پڑے۔ ان کے پاس پہنچ کر راستے کا حال سنایا۔ سعدؓ نے بتایا کہ دراصل عبداللہ بن ابی کو ہم نے اپنا سردار چن لیا تھا لیکن اب آپؐ تشریف لے آئے ہیں، لہٰذا وہ آپؐ سے حسد کرتا ہے۔ راوی: عروۃؓ۔ (دیکھیں حدیث ۴۲۲۸)۔

حدیث۵۲۸۸: میرے پاس نبی مکرمؐ عیادت کے لیے تشریف لائے، اس حال میں کہ آپؐ نہ تو خچر پر سوار تھے اور نہ ہی گھوڑے پر۔ راوی: جابرؓ۔

حدیث۵۲۸۹: آنحضرتؐ میرے پاس سے گذرے۔ اُس وقت میں ہانڈی کے نیچے آگ سلگائے ہوئے تھا۔ حضورؐ نے دریافت فرمایا کہ کیا تم کو جوئیں تکلیف دیتی ہیں؟ میں نے کہا، جی ہاں۔ آپؐ نے نائی کو بلوایا اور میرے سر کے پورے بال اتروادیے۔ پھر حضورؐ نے مجھے فدیہ کا حکم دیا۔ راوی: کعب بن عجرہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۶۹۹ تا ۱۷۰۲)۔

حدیث۵۲۹۰: حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے اپنے سر کے درد کی شکایت کی۔ آنحضرتؐ نے فرمایا، کاش تم اسی درد کی کیفیت میں انتقال کرجاتیں اور میں تمھارے لیے مغفرت کی دعا کرتا۔ اس پر حضرت عائشہؓ نے پوچھا، کیا آپؐ میرا مرنا پسند کرتے ہیں؟ اگر ایسا ہوا تو پھر آپؐ دوسری بیویوں کے ساتھ رات گذاریں گے! نبی مکرمؐ نے فرمایا، "نہیں، میں تو خود سر کے شدید درد میں مبتلا ہوں۔ میں نے تو یہ چاہا تھا کہ ابو بکر کو بلا بھیجوں اور وصیت کروں تا کہ کوئی کنبہ والا کچھ نہ کہہ سکے۔ اور نہ کوئی آرزو کرنے والا اس کی آرزو کرسکے۔ لیکن پھر میں نے سوچا کہ اللہ تعالیٰ دوسرے کی خلافت کو ناپسند کرتا ہے۔ اور مومن بھی اس کو نامنظور کریں گے"۔ راوی: قاسم بن محمدؒ۔

حدیث۵۲۹۱: (رسول اکرمؐ تیز بخار میں تھے۔ آپؐ نے فرمایا کہ بیماری سے گناہ دھل جاتے ہیں): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۵۲۸۴، ۵۲۸۵۔ راوی: ابن مسعودؓ۔

حدیث ۵۲۹۲: (میرے والد سعد ابی وقاصؓ مکہ میں شدید بیمار پڑ گئے۔ آنحضرتؐ عیادت کے لیے تشریف لائے تو انھوں نے ترکہ کی تقسیم کے بارے میں سوال کیا۔ آپؐ نے فرمایا، وارثوں کو محتاج چھوڑنے سے بہتر ہے کہ انھیں دو اور وہی بہترین صدقہ ہے): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۵۵۹۔ راوی: عامر بن سعدؓ۔

حدیث ۵۲۹۳: جب رسول معظمؐ کے وصال کا وقت قریب آن پہنچا تو اس وقت گھر میں بہت سے لوگ تھے جن میں حضرت عمرؓ بھی تھے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا، "(کاغذ) لاؤ، میں تمھارے لیے ایک تحریر لکھ دیتا ہوں تاکہ اس کے بعد تم کبھی گمراہ نہ ہو"۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا، "آنحضرتؐ اِس وقت شدید تکلیف میں ہیں۔ اور تمھارے پاس قرآن ہے۔ ہم لوگوں کے لیے قرآن ہی کافی ہے"۔ اُس وقت حاضرین میں سخت اختلاف پیدا ہو گیا اور لوگ جھگڑنے لگے۔ بعض کہنے لگے کہ کاغذ لا کر آنحضورؐ کو دو تاکہ تمھیں تحریر لکھ دیں۔ اور بعض وہی کہنے لگے جو حضرت عمرؓ نے فرمایا تھا۔ جب آنحضرتؐ کے پاس جھگڑا اور شور ہونے لگا تو آپؐ نے فرمایا، "یہاں سے چلے جاؤ"۔ [اس پر ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ لوگوں کا اختلاف اور شور وغل رسول اللہ کی وصیت لکھنے کے درمیان حائل ہو گیا]۔ راوی: ابن عباسؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۱۵ اور حدیث ۴۱۰۵، ۴۱۰۶)۔

Siddiqui Publications

حدیث ۵۲۹۴: میری خالہ مجھے رسول مکرمؐ کی خدمت میں لے گئیں۔ اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میرے بھانجے کو تکلیف ہے۔ آپؐ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لیے برکت کی دعا کی۔ پھر وضو کیا اور وضو کا بچا ہوا پانی میں نے پیا۔ پھر میں حضورؐ کے پیچھے جا کر کھڑا ہو گیا، تو میں نے آپ کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت دیکھی جو مجلہ عروسی کی گھنڈی کی طرح تھی۔ راوی: سائبؓ۔

حدیث ۵۲۹۵: ارشادِ رسولؐ ہے کہ تم میں سے کوئی شخص موت کی تمنا اُس مصیبت کی وجہ سے نہ کرے جو اسے پہنچی ہے۔ اور اگر ایسا کرنا ضروری ہی سمجھے تو یہ کہے کہ "اللہ! جب تک میرے لیے زندہ رہنا بہتر ہے اُس وقت تک مجھے زندہ رکھ۔ اور اگر مر جانا میرے لیے بہتر ہے تو تو مجھے موت دے دے"۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۵۲۹۶: ہم خبابؓ کی عیادت کو گئے۔ انھوں نے کہا کہ میرے پاس اتنا مال ہے کہ اس کو رکھنے کے لیے میں مٹی کے سوا اور جگہ نہیں پاتا۔ اگر آنحضرتؐ موت کی تمنا کرنے سے منع نہ فرماتے تو میں اس کی دعا کرتا۔ پھر میں ان سے ملنے دوسری بار گیا تو وہ اپنے باغ کی دیوار

بنوا رہے تھے۔ انھوں نے کہا کہ مسلمان کو ہر اس چیز میں اجر ملتا ہے جس کو وہ خرچ کرے، سوائے اس چیز کے کہ جس کو اس مٹی میں ڈال دے۔ راوی: قیس بن ابی حازمؒ۔

حدیث ۵۲۹۷: آنحضرتؐ کا فرمانا ہے کہ کسی شخص کو اس کا عمل جنت میں داخل نہیں کرے گا۔ لوگوں نے عرض کیا کہ کیا آپؐ کو بھی نہیں؟ فرمایا، نہیں میں بھی نہیں، مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنے فضل و رحمت میں ڈھانپ لے۔۔۔ تم میانہ روی اختیار کرو۔ اللہ کا قرب طلب کرو۔ تم میں سے کوئی شخص موت کی آرزو نہ کرے۔ وہ نیکوکار ہوگا تو امید ہے کہ اللہ اس کی نیکی میں اضافہ کرے، اور اگر وہ بدکار ہے تو امید ہے کہ وہ توبہ کرلے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۵۲۹۸: آنحضرتؐ مجھ پر سہارا لگائے ہوئے تھے، (اس وقت دعا فرمائی کہ) اے اللہ! مجھے بخش دے۔ مجھ پر رحم فرما۔ اور مجھ کو "رفیق اعلیٰ" سے ملا دے۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۵۲۹۹: رسول مکرمؐ جب کسی مریض کے پاس تشریف لے جاتے یا آپؐ کے پاس کوئی مریض لایا جاتا تو فرماتے، "اے لوگوں کے پروردگار! تکلیف کو دور کرکے شفا دے کہ تو ہی شفا دینے والا ہے۔ تیری شفا، شفا ہے"۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۵۳۰۰: میرے پاس نبی اکرمؐ تشریف لائے۔ میں بیمار تھا۔ آپؐ نے وضو کیا اور مجھ پر پانی چھڑکا، یا چھڑکنے کا حکم دیا۔ مجھے ہوش آگیا۔ میں نے عرض کیا کہ کلالہ کے سوا میرا کوئی وارث نہیں ہے تو میراث کس طرح تقسیم کی جائے۔ اسی وقت میراث کی آیت کا نزول ہوا۔ راوی: جابر بن عبداللہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۵۲۷۴)۔

حدیث ۵۳۰۱: (مدینہ پہنچنے پر حضرت ابو بکرؓ اور بلالؓ دونوں بخار میں مبتلا ہوگئے۔ اس کیفیت میں ان حضرات نے مکہ کو بہت یاد کیا۔ آنحضرتؐ نے جب یہ سنا تو دعا فرمائی کہ اے اللہ! ہمارے دلوں میں مدینہ کی محبت عطا کر۔ جس طرح ہمیں مکہ سے محبت ہے مدینہ سے بھی عطا کر۔ اے اللہ! تو ہمارے صاع اور مد (غلہ کے پیمانے) میں برکت عطا فرما، اور یہاں کی آب وہوا ہمارے لیے مناسب کردے): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۷۷۱۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

Siddiqui Publications